اِسلام اور مرزائیت

کا

اصُولی اِختلاف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والعاقبۃ للمتقین و الصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد خاتم الانبیاء و المرسلین و علی الہ واصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین۔

امابعد بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوں گے کہ مرزائی اور قادیانی مذہب اسلام سے کوئی علیحدہ مذہب نہیں۔ بلکہ مذہب اسلام ہی کی ایک شاخ ہے اور دیگر اسلامی فرقوں کی طرح یہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے اس لیے یہ لوگ قادیانیوں کو مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھنے میں تامل کرتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ان لوگوں کی یہ غلط فہمی سراسر اصول اسلام سے لاعلمی اور بے خبری پر مبنی ہے یہ مسلمان کی جہالت کی انتہا ہے کہ اسے اسلام اور کفر میں فرق نہ معلوم ہوا۔ جاننا چاہیے کہ ہر ملت اور مذہب کے کچھ اصول اور عقائد ہوتے ہیں کہ جن کی بناء پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے' اسی طرح اسلام کے بھی کچھ بنیادی اصول اور عقائد ہیں کہ ان اصولوں اور عقائد کے اندر رہ کر جو اختلاف ہو وہ فروعی اختلاف ہے اور جو اختلاف ان مسلمہ اصول اور عقائد کی حدود سے نکل کر ہو وہ اصولی اختلاف کہلاتا ہے اور اس اختلاف سے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد سمجھا جاتا ہے۔

اس مختصر تحریر میں ہم نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ قادیانی مذہب' مذہب اسلام کے اصول اور عقائد سے کس درجہ متصادم اور مزاحم ہے تاکہ یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف

اصولی اختلاف ہے مرزائی مذہب کے اصول اور عقائد مذہب اسلام کے اصول اور عقائد کے بالکل مباین اور مخالف ہیں بالکل ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں مذہب اسلام اور مرزائیت ایک جاجمع نہیں ہو سکتے۔ فاقول باللہ التوفیق و بیدہ لزمة التحقیق۔

مرزائیوں کے نزدیک بھی اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے فروعی نہیں

یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے' ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں' بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ (نہج المصلی۔ مجموعہ فتوی احمدیہ ص ۲۷۴ ج ۱)

پہلا اختلاف

مسلمانوں کے نبی اور رسول محمد عربی فداہ امی و ابی ﷺ ہیں اور مرزائیوں کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں (دافع البلاء ص ۱۱ روحانی خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸) اور ظاہر ہے کہ نبی ہی کے بدلنے سے قوم اور مذہب جدا سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی قوم یہود اور نصاریٰ سے اسی لیے جدا ہے کہ ان کا نبی ان کے نبی کے علاوہ ہے۔ حالانکہ مسلمان بھی حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو شخص فقط حضرت موسیٰؑ یا فقط حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھے اور محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے وہ یہودی اور عیسائی ہے مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اور جو یہودی اور عیسائی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آئے وہ یہودی اور عیسائی نہیں رہتا بلکہ مسلمان محمدی کہلاتا ہے۔

اسی طرح جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان لائے وہ مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اس لیے کہ نئے پیغمبر پر ایمان لانے کی وجہ سے پہلے پیغمبر کی امت سے

خارج ہو جاتا ہے اور نئے نبی کی امت میں داخل ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ تمام مرزائی مرزا غلام احمد کو نبی ماننے کی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی امت اور دین اسلام سے خارج ہو چکے ہیں ان کو مسلمان محمدی یا احمدی کہنا جائز نہیں ان کو مرزائی اور غلامی اور قادیانی کہا جائے گا اور انکا دین اسلام نہیں ہو گا بلکہ ان کا دین مرزائی دین ہو گا۔

دوسرا اختلاف

تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں جیسا کہ نص قرآنی ماکان محمدا ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور احادیث متواترہ اور اجماع صحابہؓ و تابعینؒ اور امت محمدیہؐ کے تیرہ سو برس کے تمام علماء متقدمین اور متاخرین کے اتفاق سے یہ مسلم ہے کہ نبوت و رسالت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ یہ اسلام کا اساسی اصولی اور بنیادی عقیدہ ہے جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اختلاف نہیں۔

مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ نبوت حضور ﷺ پر ختم نہیں ہوئی آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے گویا کہ مرزا صاحب کے زعم میں حضورؐ خاتم النبیین نہیں بلکہ فاتح النبیین ہیں یعنی نبوت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔

(براہین احمدیہ پنجم ص ۱۳۹ روحانی خزائن ص ۳۰۶ ج ۲۱)

امت محمدیہؐ میں سب سے پہلا اجماع

حضور ﷺ کے وصال کے بعد امت محمدیہؐ میں جو پہلا اجماع ہوا وہ اسی مسئلہ پر ہوا کہ جو شخص حضور ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرے اس کو قتل کیا جائے۔

اسود عنسی نے حضورؐ کے زمانہ حیات میں دعوئی نبوت کیا حضورؐ نے ایک صحابیؓ کو اس کے قتل کے لیے روانہ فرمایا صحابیؓ نے جا کر اسود عنسی کا سر قلم کیا۔

مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا صدیق اکبرؓ نے خلافت کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا' وہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کے قتل اور اس کی جماعت کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے خالد بن ولیدؓ سیف اللہ کی سرکردگی میں صحابہ کرامؓ کا ایک لشکر روانہ کیا' کسی صحابیؓ نے مسیلمہ سے یہ سوال نہیں کیا کہ تو کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے' مستقل نبوت کا مدعی ہے یا ظلی اور بروزی نبوت کا مدعی ہے اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب سے اس کی نبوت کے دلائل اور براہین پوچھے' اور نہ کوئی معجزہ دکھلانے کا سوال کیا' صحابہؓ کرام کا لشکر میدان کارزار میں پہنچا مسیلمہ کذاب کے ساتھ چالیس ہزار جوان تھے خالد بن ولیدؓ سیف اللہ نے جب تلوار پکڑی تو مسیلمہ کے اٹھائیس ہزار جوان مارے گئے اور خود مسیلمہ بھی مارا گیا خالد بن ولیدؓ مظفر و منصور مدینہ منورہ واپس آئے اور مال غنیمت مجاہدین پر تقسیم کیا گیا۔ مسیلمہ کے بعد طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صدیقؓ اکبر نے اس کے قتل کے لیے بھی حضرت خالدؓ کو روانہ کیا۔ (فتوح البلدان ص ۱۰۲۔)

اس کے بعد خلیفہ عبدالملکؒ کے عہد میں حارث نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ وقت نے علماء صحابہؓ و تابعین کے متفقہ فتویٰ سے اس کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا اور کسی نے اس سے دریافت نہ کیا کہ تیری نبوت کی کیا دلیل ہے اور نہ کوئی بحث اور مناظرہ کی نوبت اور نہ معجزات اور دلائل طلب کیے۔

قاضی عیاضؒ شفاء میں اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔

وفعل ذلک غیر واحد من الخلفاء والملوک باشباھم

ترجمہ = بہت سے خلفاء اور سلاطین نے مدعیان نبوت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے۔

خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا خلیفہ ہارون رشید نے علماء کے متفقہ فتویٰ سے اس کو قتل کیا۔ خلاصہ یہ کہ

قرون اولیٰ سے لیکر اس وقت تک تمام اسلامی عدالتوں اور درباروں کا یہی فیصلہ رہا ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے کافر اور مرتد اور واجب القتل

ہیں اب بھی مسلمانان پاکستان کی وزراء حکومت سے استدعا ہے کہ خلفائے راشدینؓ اور سلاطین اسلام کی اس سنت پر عمل کر کے دین اور دنیا کی عزت حاصل کریں۔

عزیز یکہ ازور گہش سر بتافت
بھر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

قتل مرتد کے متعلق مرزائی خلیفہ اول حکیم نورالدین کا فتویٰ

مجھے (حکیم نورالدین صاحب کو) خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کر دے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۹ نمبر ۱۱ ص ۱۴ بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ نورالدین صاحب کے نزدیک بھی مرتد کی سزا قتل ہے اس لیے مخالفین کو خالدؓ بن ولید کے اتباع میں اس سنت کے جاری کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

قادیانیوں کو حج بیت اللہ کی ممانعت کی وجہ

مرزائیوں کے نزدیک قادیان کی حاضری ہی بمنزلہ حج کے ہے' اور مکہ مکرمہ جانا اس لیے ناجائز ہے کہ وہاں قادیانیوں کو قتل کر دینا جائز ہے۔

چنانچہ مرزا محمود صاحب قادیانی خلیفہ ثانی ایک خطبہ جمعہ میں تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے۔ (معلوم

ہوا کہ علماء حرمین کے نزدیک قادیانی مرتد اور واجب القتل ہیں)

(برکات خلافت ص ۵)

تیسرا اختلاف

تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اخروی نجات کے لیے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا کافی ہے مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نجات کا دار و مدار مرزا غلام احمد پر ایمان لانے پر ہے (اربعین نمبر ۴ ص ۶ روحانی خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷) اور جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور ابدی جہنم کا مستحق ہے (مجموعہ اشتہارات ص ۲۷۵ ج ۳ حقیقت الوحی ص ۱۶۳ روحانی خزائن ص ۱۶۷ ج ۲۲) نہ اس کے ساتھ نکاح جائز (برکات خلافت ص ۷۵) اور نہ اس کی نماز جنازہ درست ہے۔

(انوار خلافت ص ۹۳)

مرزا صاحب کے متبعین کے سوا دنیا کے پچاس کروڑ مسلمان کافر اور اولاد الزنا ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۸ روحانی خزائن ص ۵۴۸ ج ۵ آئینہ صداقت ص ۳۵)

چنانچہ اسی بناء پر چودھری ظفراللہ نے قائداعظم کے نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی کہ ظفراللہ کی نزدیک قائداعظم کافر اور جہنمی تھے۔

قائداعظم کی وصیت یہ تھی کہ میری نماز جنازہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی قدس اللہ سرہ پڑھائیں چنانچہ وصیت کے مطابق شیخ الاسلامؒ نے تمام ارکان دولت اور مسلمانان ملت کی موجودگی میں قائداعظم کا جنازہ پڑھا اور اپنے دست مبارک سے ان کو دفن کیا۔

قائداعظم کا مذہب

اس وصیت اور طرز عمل سے صاف ظاہر ہے کہ قائداعظم کا مذہب وہی تھا جو حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر عثمانیؒ کا تھا اور پاکستان اسی قسم کی اسلامی حکومت ہے کہ جس قسم کا اسلام حضرت شیخ الاسلام کا تھا۔ مولانا شبیر احمدؒ اسی پاکستان کے شیخ الاسلام تھے اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام عثمانیؒ مرزائی جماعت کو مرتد

اور خارج از اسلام سمجھتے تھے اور ان کی نظر میں مسیلمہ پنجاب کا وہی حکم تھا جو شریعت میں یمامہ کے مسیلمہ کذاب کا ہے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی تحریرات اس بارہ میں صاف اور واضح ہیں۔

تمام روئے زمین کے کلمہ گو مسلمان مرزائیوں کے نزدیک کافر اور جہنمی اور اولاد الزنا ہیں

مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کے ایک ایک حرف پر بھی عمل کرے مگر مرزا صاحب کو نبی نہ مانے تو وہ ایسا ہی کافر ہے جیسے یہود اور نصاریٰ اور دیگر کفار اور مرزا صاحب کے تمام منکر اولاد الزنا ہیں۔

(قادیانی مذہب ص ۱۳۲)

چوتھا اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی معتبر ہے جو حضور پر نور ﷺ نے فرمائی اور اس کے بعد صحابہؓ و تابعینؒ کی تفسیر کا درجہ ہے مرزا صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی وہی تفسیر معتبر ہے جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تمام احادیث متواترہ اور صحابہؓ اور تابعینؒ اور امت محمدیہؐ کے تمام علماء کے خلاف ہو۔

(اعجاز احمدی ص ۳۰ روحانی خزائن ص ۱۴۰ ج ۱۹)

پانچواں اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے یعنی حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے۔ کوئی اس کا مثل نہیں لا سکتا ہے۔

مرزا صاحب اور مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا کلام بھی معجزہ ہے۔ مرزا صاحب اپنے قصیدہ اعجازیہ کو قرآن کی طرح معجزہ قرار دیتے تھے۔ مرزائیوں کے نزدیک مرزا صاحب کی وحی پر ایمان لانا ایسا ہی فرض ہے جیسے قرآن

پر ایمان لانا فرض ہے) اور جس طرح قرآن کریم کی تلاوت عبادت ہے اسی طرح مرزا صاحب کی وحی اور الہامات کی تلاوت بھی عبادت ہے۔ معلوم نہیں کہ کیا مرزا صاحب کے انگریزی الہامات کی بھی قرآن کی طرح تلاوت عبادت ہے یا نہیں' واللہ علم)

(خطبہ عید مرزا محمود مندرجہ الفضل قادیان ج ۱۵ نمبر ۸۷ ص ۶۔ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۲۸)

اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے بعد اگر کسی اور کتاب پر بھی ایمان لانا فرض ہو تو قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب نہ ہوگی مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش از خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(درثمن فارسی ص ۲۸۷ نزول المسیح ص ۹۹ روحانی خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸)۔

چھٹا اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث حجت ہے اور اس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ مرزا صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ جو حدیث نبوی میری وحی کے موافق نہ ہو اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔

مرزا صاحب حدیث نبوی کے متعلق لکھتے ہیں:

(۱) جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کرے۔

(حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰ روحانی خزائن ص ۵۱ ج ۱۷)

(۲) اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔

(اعجاز احمدی ص ۳۰ روحانی خزائن ص ۱۴۰ ج ۱۹)

ساتواں اختلاف

قرآن اور حدیث جہاد کی ترغیب اور اس کے احکام سے بھرا پڑا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جہاد شرعی میرے آنے سے منسوخ ہوگیا اور انگریزوں کی اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے اور انگریزوں سے جہاد کرنا حرام قطعی ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۷ روحانی خزائن ص ۷۷ ج ۱۷)۔

مگر پاکستان کی تخریب کے لیے فوجی تیاریاں اور ریشہ دوانیاں' قادیانیوں کے نزدیک فرض عین ہیں اور لیل و نہار اسی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔

آٹھواں اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد آنے والا خواہ کتنا ہی صالح اور متقی ہو وہ انبیاء مرسلین سے افضل و بہتر نہیں ہو سکتا۔ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ میں تمام انبیاء کرام سے افضل ہوں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم از کسے
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ است و لعین

(درثمین فارسی ص ۲۸۷ و ۲۸۸ نزول المسیح ص ۹۹ روحانی خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸)

نواں اختلاف

ازروئے قرآن و حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور برگزیدہ بندے بغیر باپ کے مریم صدیقہ کے بطن سے پیدا ہوئے صاحب معجزات

تھے۔

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں مسیح بن مریم سے افضل ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں جو مغلظات اور بازاری گالیاں لکھی ہیں ان کے تصور سے ہی کلیجہ شق ہوتا ہے بطور نمونہ ایک عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء ص ۲۰ روحانی خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۸)

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸' ۱۵۳ روحانی خزائن ص ۱۵۲ ج ۲۲) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷' روحانی خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱) اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔ (ضمیمہ انجام اتھم ص ۴ روحانی خزائن ص ۲۸۸ ج ۱۱) یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ روحانی خزائن ص ۲۸۹ ج ۱۱)

دسواں اختلاف

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ محمد عربی فداہ نفسی و امی و ابی ﷺ سید الاولین و الاخرین اور افضل الانبیاء و المرسلین ہیں اور قادیان کا ایک دہقان اور دشمنان اسلام یعنی نصاریٰ بے لگام کا ایک زر خرید غلام یعنی مرزا غلام قادیانی' کبھی تو حضور پر نور ﷺ کی برابری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں عین محمد ہوں اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ سے بھی افضل اور بہتر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے معجزات صرف

تین ہزار تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ روحانی خزائن ص ۱۵۳ ج ۱۷) اور مرزا صاحب کے معجزات کی تعداد (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ میں روحانی خزائن ص ۷۲ ج ۲۱) میں دس لاکھ بتائی ہے گویا معاذ اللہ۔ محمد رسول اللہ ﷺ مرزائے قادیان سے شان اور مرتبہ میں تین سو تینتیس درجہ کم ہیں۔ اور قرآن کریم میں جو آیتیں حضور پرنور کے بارے میں اتری ہیں ان کے متعلق یہ کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں اتری ہیں۔ مثلاً

(۱) آیت سبحن الذی اسری بعبده الخ جس میں حضور پرنورؐ کے معجزۂ معراج کا ذکر ہے لیکن مرزا کہتا ہے کہ یہ میرے بارے میں نازل ہوئی (تذکرہ ص ۷۹۔ ۲۷۵۔ ۶۳۵ طبع ۳)

(۲) ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی۔جس میں حضور ﷺ کے قرب خداوندی یا قرب جبرئیل کا ذکر ہے۔ لیکن مرزا کہتا ہے کہ یہ میرے پر نازل ہوئی (تذکرہ ۶۸۔ ۳۶۰۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۶۳۴ طبع سوم)

(۳) انافتحنالک فتحا مبینا لیکن مرزا کہتا ہے کہ مجھ پر نازل ہوئی (تذکرہ ص ۵۰۔ ۲۸۰۔ ۳۵۶۔ ۵۱۵۔ ۶۳۱)

(۴) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (تذکرہ ص ۱۲۶ طبع ۳)

(۵) انا اعطینک الکوثر۔ وغیر ذلک من الآیات

(تذکرہ ص ۹۴ ص ۱۰۴ طبع سوم)

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں میرے بارے میں مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ اور مثلاً قرآن کریم میں جو محمد رسول اللہ ﷺ (ایک غلطی کا ازلہ ص ۴) اور مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آیا ہے اس سے بھی مرزا صاحب ہی مراد ہیں (انوار خلافت ص ۱۸) اور محمد اور احمد میرا نام ہے۔ (نعوذ باللہ) مرزا کیا ہے ایک دجال بھی ہے۔ اور نقال بھی ہے۔

قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے

مرزائیوں کا قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے اس مسجد کے بارے میں

کہ جو مرزا صاحب کے چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔

(براہین احمدیہ ص ۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن ۶۶۷ ج ۱)

قادیان کی زمین ارض حرم ہے

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو ص ۵۲ مجموعہ کلام مرز غلام احمد)

قادیان کی حاضری بمنزلہ حج کے ہے

مرزا بشیرالدین محمود اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔ یہ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے اور جیسا حج میں رفث اور فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔ (گویا کہ آیت فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج قادیان کے جلسہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔) (برکات خلافت ص ہ۔ ز) لاحول ولاقوۃ الا باللہ

قادیان میں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ

اس مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے..... پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سبحن الذی اسری بعبدہ لیلامن المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ (خطبہ الہامیہ حاشیہ ص ۲۱ روحانی خزائن ص ۲۱ ج ۱۶) ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ وہی ہے کہ جس کو مسیح موعود نے بنایا۔

(خطبہ الہامیہ حاشیہ ص ۲۵ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۵ ج ۱۶)

قادیان میں بہشتی مقبرہ

قادیان میں بہشتی مقبرہ کے نام سے ایک مقبرہ ہے۔ مرزا صاحب فرماتے

ہیں جو اس میں دفن ہو گا وہ بہشتی ہو گا۔ (ملفوظات احمدیہ ص ۳۲۴ ج ۸) اور پھر الہام ہوا کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(مکاشفات مرزا ص ۵۹)

مرزا صاحب کی امت

مرزا صاحب نے جا بجا اپنے ماننے والوں کو اپنی امت بتایا ہے۔

مرزا صاحب کے مریدین بمنزلہ صحابہ کے ہیں

امت محمدیہ کی طرح مرزا صاحب کی امت میں طبقات ہیں مرزا صاحب کے دیکھنے والے صحابہ کہلاتے ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، روحانی خزائن ص ۲۵۸، ۲۵۹ ج ۱۶) تو ان کے دیکھنے والے تابعین اور تبع تابعین۔ (معاذ اللہ)

مرزا صاحب کے اہل و عیال بمنزلہ اہل بیت کے ہیں

اور مرزا صاحب کے خاندان کو اہل بیت اور خاندان نبوت اور مرزا صاحب کی بیبیوں کو ازواج مطہرات کہا جاتا ہے۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۱۷ ج ۲) (معاذ اللہ)

مرزا صاحب کا خاندان خاندان نبوت ہے

اور مرزا صاحب کے خاندان کو خاندان نبوت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور قرآن اور حدیث میں اہل بیت اور ذوی القربیٰ کے جو حقوق اور احکام آئے وہ سب مرزا صاحب کے خاندان اور اہل بیت کے لیے ثابت کیے جاتے ہیں۔

(تقریر مرزا محمود الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۸۱ ص ۳۔ ۸ جنوری ۱۹۳۳)

مرزا صاحب کی امت میں ابوبکر و عمر

حکیم نورالدین کو قادیانی خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق کی طرح مانا گیا ہے اور مرزا بشیر محمود خلیفہ ثانی کو اس امت کا عمر فاروق اعظم کی طرح کہا جاتا ہے کسی

نے خوب کہا ہے۔

گربہ میرو سگ وزیر و موش راویوان کنند
ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویران کنند

مرزا صاحب پر مستقلا صلوۃ و سلام کی فرضیت
اور مرزا صاحب کے مریدین اور کنبہ کی اس میں شرکت اور شمولیت

پس آیت "یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" کی رو سے اور ان احادیث کی رو سے جن میں آں حضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تاکید پائی جاتی ہے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آں حضرت ﷺ پر بھیجنا از بس ضروری ہے۔ (رسالہ درود شریف مصنفہ محمد اسماعیل قادیانی ص ۱۳۶) ازروئے سنت اسلام و احادیث نبویہ ضروری ہے کہ تصریح سے آپ کی آل کو بھی درود میں شامل کیا جائے اسی طرح بلکہ اس سے بدرجہا بڑھ کر یہ بات ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر بھی تصریح سے درود بھیجا جائے اور اس اجمالی درود پر اکتفا نہ کیا جائے جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے وقت آپ کو بھی پہنچ جاتا ہے۔

(از رسالہ مذکورہ ص ۱۴۰)

چودھری ظفر اللہ کا سلام ٹریکٹ

دس نبی اور ایک بندے کا انتخاب

خدا کے راست باز نبی رامچندر پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی کرشن پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی بدھ پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی زرتشت پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی کیفنوس پر سلامتی ہو

خدا کے راست باز نبی ابراہیمؑ پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی موسیٰؑ پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی مسیح پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی محمد ﷺ پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی احمد پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز بندہ بابا نانک پر سلامتی ہو

(چودھری ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی بیرسٹر کا ٹریکٹ مارچ ۱۹۳۴ء میں بتقریب یوم تبلیغ شائع ہوا۔)

اس ٹریکٹ سے چودھری ظفر اللہ کے ایمان کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے نزدیک حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی طرح رامچندر اور کرشن بھی نبی اور رسول تھے اہل اسلام کے نزدیک تو سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر حضرات انبیاء کو رامچندر اور کرشن کے ساتھ ذکر کرنا سراسر گستاخی اور گمراہی ہے۔

البتہ مرزا غلام احمد کو کرشن اور رام چندر کے ساتھ ذکر کرنا نہایت مناسب ہے۔ سب کے سب آئمۃ الکفر اور کافروں کے پیشوا تھے۔

خلاصہ کلام

یہ کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں

مرزائی مذہب نے اسلام کے اصول اور قطعیات ہی کو تبدیل کر دیا ہے اب کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک باقی نہیں رہی یہ جماعت بہ نسبت یہود اور نصاریٰ اور ہنود کے اہل اسلام سے زیادہ عداوت رکھتی ہے جو مسلمان مرزائے قادیان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے

اس کے ساتھ کوئی تعلق جائز نہیں مثلاً مسلمانوں کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں اور اس کی نماز جنازہ نہیں۔

دین کی بنیاد دو چیزوں پر ہے قرآن اور حدیث۔ قرآن کے متعلق تو مرزا یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی صحیح ہے کہ جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تفسیر کل علماء امت کی تفسیر کے خلاف ہو اور حدیث نبوی کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جو حدیث میری وحی کے مطابق ہو وہ قبول کی جائے گی اور جو میری وحی کے خلاف ہو گی وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی اس طرح اسلام کے ان دو بنیادی اصول کو ختم کیا' اور اپنی من مانی تاویلات اور تحریفات کو اسلام کے سر لگایا الفاظ تو شریعت کے رہے مگر معنی بالکل بدل دیے اور آیات اور احادیث میں وہ تحریف کی کہ یہود اور نصاریٰ بھی پیچھے رہ گے اور تعلیم یافتہ طبقہ اکثر چونکہ دین اور اصول دین سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہے اس لیے یہ طبقہ زیادہ تر اس گمراہی کا شکار ہوا اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین

ایک ضروری گزارش

قادیانی کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ

میرے تھیلے میں سب کچھ ہے

ایمان بھی ہے اور کفر بھی ہے' ختم نبوت کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی ہے' دعوائے نبوت و رسالت بھی ہے' اور جو دعوائے نبوت کرے اس کی تکفیر بھی ہے' حضرت مسیح بن مریم کے رفع الی السماء اور نزول کا قرار بھی ہے' اور انکار بھی وغیرہ وغیرہ' غرض یہ کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں جس قدر مختلف اور متعارض مضامین ملتے ہیں وہ دنیا کے کسی متنبی اور ملحد اور زندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا مرزا صاحب کبھی اقرار کرتے ہیں اور کبھی انکار اور یہ سب کچھ دیدہ و دانستہ ہے اور غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے

حقیقت متعین نہ ہو حسب موقعہ اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں لوگوں کو دکھلا سکیں اور زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے' یہی طریقہ مرزا اور مرزائیوں کا ہے کہ جب مرزا صاحب کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قدیم عبارتیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں' اور جب موقعہ ملتا ہے تو مرزا صاحب کے فضائل اور کمالات اور وحی الہامات کے دعویٰ پیش کر دیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لیے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب مستقل نبی اور رسول نہ تھے وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے ظلی اور بروزی اور مجازی نبی کی اصطلاح مرزا نے محض اپنی پردہ پوشی کے لیے گھڑی ہے۔ اگر کوئی شخص حکومت کی وفاداری کا اقرار کرے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنا نام' صدر مملکت' رکھ لے اور جو خادم اندرون خانہ خدمت انجام دیتا ہو اس کا نام' وزیر داخلہ' رکھ لے اور جو خادم بازار سے سودا لاتا ہو اس کا نام' وزیر خارجہ' رکھ لے اور باورچی کا نام' وزیر خوراک' رکھ لے وغیرہ ذلک اور تاویل یہ کرے کہ معنی لغوی کے اعتبار سے میں اپنے آپ کو صدر مملکت اور اپنے خادم کو وزیر داخلہ اور وزیر خارجہ کہتا ہوں اور اصطلاحی اور عرفی معنی میری مراد نہیں' یا یوں کہے کہ میں تو صدر مملکت کا ظل اور بروز ہوں اور اس کے کمالات کا آئینہ ہوں اور میرے اس نام رکھنے سے حکومت کی مہر نہیں ٹوٹتی تو ظاہر ہے کہ یہ تاویل حکومت کی نظر میں اس کو مجرم اور چالاک اور مکار ہونے سے نہیں بچا سکتی' اسی طرح مرزا صاحب کی یہ تاویل کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں کفر اور ارتداد سے نہیں بچا سکتی' مرزا صاحب بلاشبہ تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کے مدعی تھے اور اپنی وحی اور الہام کو قطعی اور یقینی اور کلام خداوندی سمجھتے تھے اور اپنے زعم میں اپنے خوارق کا نام معجزات رکھتے تھے اور اپنے منکر اور متردد اور ساکت کو کافر اور منافق ٹھہراتے تھے اور اپنی جماعت سے خارج ہونے والے کو مرتد کا خطاب دیتے تھے جو حقیقی نبوت و رسالت کے لوازم ہیں مرزا صاحب کا اپنے لیے نبوت کے لوازم کو ثابت کرنا یہ اس امر کی صریح دلیل ہے کہ مرزا صاحب مستقل نبوت و

رسالت کے مدعی تھے اور بروزی کی تاویل محض پردہ پوشی کے لیے تھی' مخالفین کے خاموش کرنے کے لیے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی ظاہر کرتے تھے' مرزا صاحب کا دعویٰ تو یہ ہے کہ فضائل و کمالات اور معجزات میں تمام انبیاء مرسلین سے بڑھ کر ہوں حقائق پر پردہ ڈالنے کے لیے مرزا صاحب نے ظلی اور بروزی کی اصطلاح گھڑی ہے جس کا کتاب و سنت میں کہیں نام و نشان نہیں۔

خاتمہ کلام

اب میں اپنی اس مختصر تحریر کو ختم کرتا ہوں اور تمام مسلمانوں سے عموما" اور جدید تعلیم یافتہ حضرات سے خصوصا" اس کا امیدوار ہوں کہ اس تحریر کو غور سے پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی مرتبہ پڑھنے میں مسئلہ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اکثر دین سے بے خبر بھی ہے اور بے فکر بھی ہے۔ اس لیے وہ غلط فہمی میں زیادہ مبتلا ہے۔ اور قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتا ہے۔

اے میرے عزیز' جس طرح کسی مسلمان کو بے وجہ کافر سمجھنا کفر ہے اسی طرح کسی کافر کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے دونوں جانبوں میں احتیاط ضروری ہے۔

اور جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ مسیلمہ قادیان۔ یمامہ کے مسیلمہ سے دجل اور فریب میں کہیں آگے نکلا ہوا ہے۔

ان لريد الا الاصلاح ما استطعت وماتوفيقي الا بالله عليه توكلت و اليه انيب و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين و صلى الله تعالىٰ على خير خلقه سيدنا و مولانا محمد خاتم الانبياء و المرسلين و على اله و اصحابه و ازواجه و ذرياته اجمعين و علينا معهم يا ارحم الرحمين۔

بندہ گنہگار۔ محمد ادریس کان اللہ لہ

مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور۔ ۱۳ شوال مکرم۔ ۱۳۷۱ھ